خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 31مارچ 2011

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

پی پی 74 تحصیل چنیوٹ میں کھالہ جات کی تعداد و دیگر تفصیل

*134: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 74 تحصیل چنیوٹ میں کتنے کھال ہیں، ان میں سے کتنے پختہ اور کتنے ابھی تک کچے ہیں؟

(ب) پختہ کھالوں کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیل کھال وار فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 2 مئی 2008 تاریخ ترسیل 23 مئی 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پی پی 74 تحصیل چنیوٹ میں کل 357 کھال ہیں جن میں سے 226 پختہ کئے جا چکے ہیں جبکہ 35 پر کام جاری ہے جو رواں مالی سال میں مکمل ہو جائیں گے علاوہ ازیں 96 کھالا جات ابھی تک غیر اصلاح شدہ ہیں۔

(ب) پختہ کئے گئے کھالہ جات پر 3 کروڑ 35 لاکھ 19 ہزار 908 روپے خرچ ہوئے ہیں۔ کھال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

گندم کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے سہولیات فراہم کرنے کا مسئلہ

*945: محترمہ محمودہ چیمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گندم کی پیداوار میں کمی کی اہم وجوہات پانی کی قلت، مہنگی بجلی، مہنگی کھادیں اور ناقص بیج ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس سلسلے میں کاشتکاروں کو کوئی ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2008 تاریخ ترسیل 28 جولائی 2008)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں، پانی کی قلت، زرعی مداخل کی قیمتوں میں اضافہ اور مہنگی بجلی / ڈیزل، گندم کی پیداوار میں کمی کا باعث ہو سکتی ہیں۔ گندم کی پیداوار سال 08-2007 میں ایک کروڑ 56 لاکھ ٹن تھی۔ جس کی بنیادی وجہ پانی کی کمی، خشک موسم اور سابقہ حکومت کی بے توجہی تھی، لیکن موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی گندم میں خود کفالت حاصل کرنے کے لئے بڑے بڑے اقدامات کئے جس سے اللہ

تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک ہی سال میں گندم کی پیداوار بڑھ کر ایک کروڑ 84لاکھ ٹن تک جا پہنچی جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 28لاکھ ٹن زیادہ تھی۔اس سے دیہی زندگی میں 66ارب روپے کا مزید فائدہ ہوا۔

(ب) حکومت نے کاشتکاروں کو ریلیف دینے اور گندم کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اہم اقدامات اٹھائے ہیں:۔

1۔گندم کی قیمت

گندم کی قیمت کے پیش نظر کسانوں کو گندم کی کاشت کے سلسلے میں معاشی مشکلات کا سامنا تھا۔ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے وفاقی حکومت نے گندم کی قیمت 425روپے سے بڑھا کر 625روپے فی من کا اعلان کیا جو بعد میں مزید بڑھا کر 950روپے فی من کر دی گئی۔اس وجہ سے گندم کی 09-2008 میں ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی۔

2۔گرین ٹریکٹر سکیم

مالی سال 09-2008 اور 10-2009 میں حکومت نے 2لاکھ روپے سبسڈی فی ٹریکٹر کے حساب سے 20 ہزار گرین ٹریکٹر کسانوں میں تقسیم کئے۔

3۔انعامی سکیم

حکومت پنجاب نے 09-2008 میں "زیادہ گندم اگاؤ مہم" کے تحت کروڑوں روپے کے انعامات زرعی آلات کی شکل میں کسانوں میں شفاف طریقے سے تقسیم کئے۔

4۔زرعی قرضہ جات

حکومت نے کسانوں کی سہولت کی خاطر بینکوں سے زرعی قرضہ جات کی فراہمی کے لئے "ون ونڈو آپریشن" جاری کیا ہوا ہے جس میں کاشتکار آسانی سے ایک چھت کے نیچے ایک یا دو دن میں زرعی قرضہ لے سکتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28مارچ 2011)

گندم کی اضافی پیداوار کے انعامی مقابلے میں جیتنے والوں کو ٹریکٹر و تھریشر دینے کا مسئلہ

*3472: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ گندم کی زیادہ پیداوار کے انعامی مقابلہ میں جیتنے والوں کو تھریشر اور 75 ہارس پاور ٹریکٹرز دیئے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیر زراعت

جی ہاں یہ درست ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے گندم کی کاشت کی افتتاحی تقریب منعقدہ چکوال میں گندم کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے والے کاشت کاروں میں انعامات تقسیم کرنے کا اعلان فرمایا تھا-مابعد گندم کی برداشت کے وقت شفاف طریقے کار کے مطابق پیداواری مقابلے جیتنے والے کاشتکاروں میں تحصیل / ضلع، ڈویژن اور صوبائی سطح پر بالترتیب 50، 60 اور 75 ہارس پاور کے ٹریکٹر اور تھریشر بطور انعام تقسیم کئے جا چکے ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

سال 2004 تا 2007، مارکیٹ کمیٹی باغبانپورہ لاہور کی تفصیلات

*3658: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال 2004 تا 2007 مارکیٹ کمیٹی باغبانپورہ لاہور میں کون کون سے چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کام کرتے رہے ان کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی میں منظور شدہ و خالی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور خالی اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے گا، آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران مارکیٹ کمیٹی کے زیر کنٹرول کتنے ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 04 جون 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مارکیٹ کمیٹی باغبانپورہ لاہور کے نام سے کوئی مارکیٹ کمیٹی نہیں ہے-البتہ باغبانپورہ کا علاقہ مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ لاہور کے نوٹیفائیڈ ایریا میں شامل ہے لہذا مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

تفصیل ایڈمنسٹریٹر / چیئرمین مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ از 2004 تا 2007

نمبر شمار	نام	عہدہ	عرصہ تعیناتی
1	چودھری محمد سرفراز مناواں	ایڈمنسٹریٹر	10-12-2003 تا 15-06-2004
2	چودھری نصیر احمد سماں	ایڈمنسٹریٹر	16-06-2004 تا 20-03-2008

(ب) مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ لاہور کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 32 ہے جس میں سے کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران مارکیٹ کمیٹی کے زیر کنٹرول 20 منصوبہ جات مکمل کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	ترقیاتی کام	برائے سال	لاگت
1	تعمیر لیٹرین (باتھ روم)، غلہ منڈی جلو موڑ	2004-05	1,58,500/-
2	تعمیر پلیٹ فارم، غلہ منڈی، جلو موڑ	2004-05	12,27,000/-
3	تعمیر ڈرین، غلہ منڈی، جلو موڑ	2004-05	6,71,000/-
4	تقسیم دیوار، سب آفس سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2004-05	1,50,000/-
5	تعمیر روڈ (سڑک) سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2004-05	2,00,000/-
6	تعمیر کرنا پختہ سڑک و نالہ، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2005-06	50,00,000/-
7	تعمیر کرنا 3 عدد دکانات، سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2005-06	6,61,055/-
8	تعمیر کرنا 9 عدد دکانات، سائیکل و ویگن سٹینڈ سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2006-07	9,25,800/-
9	لگانا/مہیا کرنا آہنی گیٹ، سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2006-07	3,25,500/-
10	لگانا سولنگ، سائیکل و ویگن سٹینڈ، سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	2006-07	4,10,000/-
11	ڈسپوزل/لفٹ سٹیشن، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2006-07	13,41,500/-
12	تعمیر سب آفس، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2006-07	3,78,000/-
13	تعمیر کرنا چار دیواری، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2006-07	6,76,500/-
14	مہیا کرنا/لگانا سٹریٹ لائٹس و اوور ہیڈ وائرنگ، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2006-07	15,00,000/-
15	ریزنگ آف کمپاؤنڈ، غلہ منڈی برکی	2006-07	12,48,800/-
16	ری کنسٹرکشن سب آفس، غلہ منڈی برکی	2006-07	7,34,700/0-
17	ری کنسٹرکشن آف شاپس، غلہ منڈی برکی	2006-07	22,62,000/-
18	ری کنسٹرکشن آف باؤنڈری وال، غلہ منڈی برکی	2006-07	6,50,000/-
19	تعمیر کرنا نئی ڈرین، غلہ منڈی برکی	2006-07	11,26,000/-
20	لگانا ٹرانسفارمر، سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	2007-08	18,10,219/-

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

زرعی سپلائی کارپوریشن کی رقم کی وصولی کی تفصیلات

***3725: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب زرعی ترقیاتی سپلائی کارپوریشن 1998 میں ختم کر دی گئی تھی ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کارپوریشن کے کروڑوں روپے لوگوں کے ذمہ واجب الادا تھے اگر ہاں تو کتنے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کارپوریشن کے بقایاجات کی وصولی کی ذمہ داری محکمہ ریونیو کو دی گئی تھی اگر ہاں تو اب تک کتنی رقم وصول ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے اور کن لوگوں کے ذمہ تفصیل بیان کی جائے نیز اب تک بقایا رقم وصول نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 15 جون 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پنجاب زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن (PASC) گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفیکیشن مورخہ 1998-04-11 کے تحت ختم کر دی گئی ہے-

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے-لوگوں کے ذمہ کارپوریشن کے 11 کروڑ 40 لاکھ روپے واجب الادا تھے-

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ کارپوریشن کے 15 فیصد بقایاجات کی وصولی کی ذمہ داری محکمہ ریونیو کو سونپی گئی تھی کیونکہ 85 فیصد قرضہ جات کارپوریشن کے ختم ہونے سے پہلے وصول ہو چکے تھے-مالی سال 09-2008 کے اختتام پر 38 قرض داران سے 40 لاکھ روپے کی وصولی ہو چکی ہے- 817 قرض داران کے ذمہ 11 کروڑ روپے بقایا ہیں-قرض داران کی تفصیل بحساب مینجر زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

بقایاجات کی وصولی کے لئے قرضہ داروں کا تمام ریکارڈ محکمہ ریونیو کو مہیا کر دیا گیا ہے جو نادہندہ کو ڈیفالٹرز قرار دے کر ان کے خلاف لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت قانونی کارروائی کر رہا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

ساہیوال، ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا میں بھرتیوں کی تفصیلات

***4396: رانا بابر حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا، ساہیوال میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا ان افراد کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، پتہ جات، ڈومی سائل، عہدہ اور گریڈ بتائیں ؟

(ب) یہ بھرتی کس کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے کی گئی ؟

(ج) ان پوسٹوں پر بھرتی کیلئے کتنے افراد نے درخواستیں جمع کروائیں ؟

(د) یہ بھرتی کن کن افسران کی زیر نگرانی ہوئی نیز میرٹ لسٹ کس طریق کار کے تحت مرتب کی گئی؟
(ہ) کتنے افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا اور کتنے افراد کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 08 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 13 نومبر 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ادارہ ریسرچ تمباکو یوسف والا، ساہیوال میں یکم جنوری 2008 تا مئی 2009 کوئی بھرتی نہ ہوئی نیز شعبہ تحقیقات تمباکو کو جون 2009 سے ادارہ تحقیقات آلو میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔
(ب) کوئی بھرتی نہ کی گئی۔
(ج) چند اسامیوں کے لئے 84 افراد نے درخواستیں جمع کروائیں تاہم ادارہ تحقیقات تمباکو کے مئی 2009 میں ختم ہو جانے کی وجہ سے کوئی بھرتی نہ ہوئی ہے۔
(د) کوئی بھرتی نہ کی گئی۔
(ہ) کوئی بھرتی نہ کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

سبزی و پھل منڈیوں میں مختلف ٹیکسز کے ریٹس و اتھارٹی کی تفصیل

*4729: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور سبزی اور پھل منڈیوں میں فی بوری اور فی تھیلہ 10 روپے سے 15 روپے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جو آڑھتیوں نے اپنی مرضی سے مقرر کیا ہوا ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سبزی منڈیوں میں موجود ٹیکس کا ریٹ آڑھتیوں اور پانڈی وغیرہ کے ساتھ مل کر طے کیا جاتا ہے؟
(ج) پنجاب حکومت سبزی اور پھل منڈیوں میں لائی جانے والی زرعی اجناس پر کس حساب سے ٹیکس وصول کرتی ہے؟
(د) سال 09-2008 میں حکومت پنجاب نے پھل اور سبزی منڈیوں میں کس شرح سے زرعی اجناس پر ٹیکس عائد کیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
(ہ) لاہور میں موجود پھل اور سبزیاں منڈیوں میں لائی جانے والی زرعی اجناس پر کون سی اتھارٹی، ریٹ اور ٹیکس مقرر کرتی ہے اور کس حساب سے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی یکم نومبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیرزراعت

(الف) یہ درست نہ ہے۔آڑھتی (کمیشن ایجنٹ) کاشتکار کی جنس کو نیلامی کے ذریعہ فروخت کرواتا ہے اور کاشتکار سے پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے قانون 1978 کے قاعدہ 66 کے مطابق درج ذیل شرح سے اپنی خدمات کا معاوضہ کمیشن کی صورت میں وصول کرتا ہے۔

(1) گندم اور دیگر خوردنی اجناس پر 1.50 فیصد (2) پھلوں پر 2.5 فیصد اور (3) سبزیوں پر 3.12 فیصد

اس قانون کے تحت کوئی بھی آڑھتی سبزی / پھل منڈی میں کسی بھی قسم کا اضافی ٹیکس وصول نہیں کر سکتا اور اس وقت ایسی کوئی شکایت بھی زیر التوائہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) پنجاب حکومت سبزی / پھل منڈیوں میں لائی جانیوالی زرعی اجناس پر کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتی بلکہ مارکیٹ کمیٹیاں سبزی اور پھل منڈیوں میں لائی جانیوالی زرعی اجناس کی خرید وفروخت پر مارکیٹ فیس ایک روپیہ فی کوئنٹل بمطابق پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے جنرل رول 1979 اور بمطابق پنجاب زرعی پیداواری منڈیاں آرڈیننس 1978 کے تحت صرف خریدار سے وصول کرتی ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے سال 09-2008 میں پھل اور سبزی منڈیوں پر کوئی نیا ٹیکس عائد نہ کیا ہے۔

(ہ) پھل اور سبزی منڈیوں میں لائی جانیوالی زرعی اجناس پر حکومت پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے قانون 1978 کے تحت ریٹ اور ٹیکس مقرر کرتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

پنجاب میں ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5005: انجینیر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کتنے ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں کیا یہ درست ہے کہ ایوب ایگری کلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے گندم کی چند نئی اقسام متعارف کروائی ہیں، اگر درست ہے تو وہ کون کون سی ہیں اور ان سے کتنے من فی ایکڑ کی پیداوار متوقع ہے؟

(ب) محکمہ زراعت ایگری کلچرل ریسرچ پر سالانہ کتنی رقم خرچ کر رہا ہے اور کیا اس رقم کا کچھ حصہ زراعت کی جدید اور اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی مختص ہے اور اگر مختص ہے تو یہ کل زرعی بجٹ کا کتنے فیصد ہے؟

(ج) کپاس کی ریسرچ کون کون سے انسٹیٹیوٹ میں ہو رہی ہے اور کیا گزشتہ دو برسوں میں کپاس کی کچھ نئی اقسام متعارف کروائی گئی ہیں اور اگر کروائی گئی ہیں تو انکی فی ایکڑ پیداوار کتنی ہے؟

(تاریخ وصولی 19 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 4 جنوری 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے زیر انتظام اس وقت چوبیس انسٹیٹیوٹ پنجاب کے 9 اضلاع، فیصل آباد، چکوال، ساہیوال، سرگودھا، بھکر، پنڈی بھٹیاں، کالاشاہ کاکو، بہاولپور اور لاہور میں زرعی تحقیق کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

جی ہاں یہ درست ہے۔ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے تحت گندم پر کام کرنے والے تحقیقاتی اداروں نے گندم کی مندرجہ ذیل نئی اقسام متعارف کروائی ہیں:۔

نام قسم	پیداواری صلاحیت فی ایکڑ	اوسط پیداوار فی ایکڑ
فیصل آباد- 08	67 من	46 من
لاثانی-08	62 من	43 من
سحر- 2006	70 من	40 من
شفق- 2006	60 من	42 من
چکوال- 50	60 من	40 من
بارس-09	55 من	40 من
معراج 08	72 من	55 من

(ب) محکمہ زراعت تحقیق کے لئے برائے سال 10-2009 میں 38 کروڑ 46 لاکھ 45 ہزار روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا۔

ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد زراعت کی جدید تحقیق کے لئے کام کر رہا ہے جب کہ زراعت کی جدید اور اعلیٰ تعلیم کے لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور بارانی یونیورسٹی راولپنڈی کام کر رہی ہیں جو کہ ایک نیم خود مختار ادارے ہونے کی حیثیت سے اپنے مالی معاملات خود پورا کرتے ہیں۔مزید برآں وفاقی حکومت اور ہائر ایجوکیشن کمیشن بھی ان کو سالانہ گرانٹس دے کر جدید زرعی تعلیم کے لئے مالی معاونت کرتے ہیں۔

(ج) پنجاب میں کپاس کی ریسرچ کے لئے "کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد" کے ماتحت مختلف سنٹر بہاول پور، ملتان، وہاڑی، ساہیوال، رحیم یار خان، جھنگ، سرگودھا، رائے ونڈ اور کوٹ چھٹہ میں کام کر رہے ہیں۔

گزشتہ سال 2009 میں کپاس کی نئی قسم CRSM-38 متعارف کروائی گئی، جس کی زیادہ سے زیادہ پیداوار 40 من فی ایکڑ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

سرگودھا-مارکیٹ کمیٹیوں کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*5153: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ہر مارکیٹ کمیٹی کا کتنا رقبہ ہے؟

(د) ہر مارکیٹ میں کتنی دکانیں کس کس جگہ ہیں؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی دکانیں کس طریق کار کے تحت کرایہ / رینٹ / لیز پر دی جاتی ہیں؟

(و) ان دکانوں سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(تاریخ وصولی 09 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع سرگودھا میں کل 5 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جو درج ذیل جگہ پر ہیں:-

1-مارکیٹ کمیٹی سرگودھا 2-مارکیٹ کمیٹی بھلوال 3-مارکیٹ کمیٹی سلانوالی

4-مارکیٹ کمیٹی پھلروان 5-مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 08-2007 اور 09-2008 کی کل آمدن 3 کروڑ 24 لاکھ 28 ہزار 671 روپے اور کل اخراجات 3 کروڑ 78 لاکھ 7 ہزار 21 روپے ہے۔ دونوں سالوں کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے:-

سال 08-2007 کی آمدن اور اخراجات

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
1	سرگودھا	ایک کروڑ 21 لاکھ 62 ہزار 732	ایک کروڑ 19 لاکھ 6 ہزار 171

2	بھلوال	11لاکھ96ہزار100	29لاکھ56ہزار151
3	پھلروان	8لاکھ21ہزار795	8لاکھ32ہزار981
4	سلانوالی	12لاکھ16ہزار729	15لاکھ87ہزار319
5	کوٹ مومن	16لاکھ41ہزار197	13لاکھ5ہزار700

سال09-2008کی آمدن اور اخراجات

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	آمدن(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
1	سرگودھا	82لاکھ78ہزار67	ایک کروڑ20لاکھ70ہزار 692
2	بھلوال	46لاکھ74ہزار742	41لاکھ57ہزار266
3	پھلروان	3لاکھ47ہزار701	3لاکھ72ہزار694
4	سلانوالی	11لاکھ70ہزار980	13لاکھ74ہزار106
5	کوٹ مومن	9لاکھ18ہزار628	12لاکھ43ہزار941

(ج) مارکیٹ کمیٹی سرگودھا

مارکیٹ کمیٹی سرگودھا کا نوٹیفائیڈ ایریا تحصیل سرگودھا، تحصیل شاہپور اور تحصیل سلانوالی کے تھانہ سلانوالی کے آٹھ چکوک 111تا118 شمالی پر مشتمل ہے۔

مارکیٹ کمیٹی بھلوال

مارکیٹ کمیٹی بھلوال کا نوٹیفائیڈ ایریا، تھانہ بھلوال اور تھانہ بھیرہ پر مشتمل ہے۔

مارکیٹ کمیٹی سلانوالی

مارکیٹ کمیٹی سلانوالی کا نوٹیفائیڈ ایریا میں تحصیل سلانوالی اور تحصیل ساہیوال پر مشتمل ہے۔

مارکیٹ کمیٹی پھلروان

مارکیٹ کمیٹی پھلروان کے نوٹیفائیڈ ایریا میں تحصیل بھلوال کا تھانہ میانی اور تھانہ پھلروان (ماسوائے چک نمبر 5)اور تھانہ بھلوال کا صرف ایک گاؤں چک نمبر 8 ML شامل ہے اور تحصیل کوٹ مومن میں 4گاؤں (چاؤوالی، ہجن، اوپی اور کوٹ راجہ)اور تھانہ میلہ کے آٹھ گاؤں (بچہ کلاں، واں میانہ، بھابڑہ اور حماں، جھوپلور، بنگلہ، چک نمبر 18، میرڑے اور عمرانے) شامل ہیں۔

مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن

تحصیل کوٹ مومن کے کل 120دیہات میں سے 96دیہات مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن میں شامل ہیں۔

(د) مارکیٹ کمیٹی سرگودھا میں کل 117 دکانیں ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:-

1-غلہ منڈی سرگودھا (14 دکانیں) 2-کباڑی بازار سرگودھا (34 دکانیں) 3 سلانوالی روڈ سرگودھا (1 گودام) 4- نئی سبزی منڈی سرگودھا (ایک عدد ڈاکخانہ بلڈنگ) 5-فیڈر مارکیٹ بھاگٹانوالہ (50) 6-فیڈر مارکیٹ 46 اڈا (13 دکانیں)

مارکیٹ کمیٹی سلانوالی

1-غلہ منڈی سلانوالی (6 عدد گودام)

مارکیٹ کمیٹی پھلروان

1-غلہ منڈی پھلروان (22 دکانیں)

(مارکیٹ کمیٹی بھلوال اور کوٹ مومن کی اپنی کوئی دکان نہ ہے-)

(ہ) متعلقہ مارکیٹ کمیٹی جب بھی اپنی پراپرٹی کرایہ / لیز، پٹہ / ٹھیکہ پر دینا چاہتی ہے تو سب سے پہلے دفعہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے- گورنمنٹ نے اس امر کے لئے ڈی سی او کی سربراہی میں نیلام / آکشن کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو کہ منظوری کے بعد نیلامی کے لئے کارروائی کرتی ہے-

(و) ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی دکانوں سے سالانہ آمدن اس طرح سے ہے:-

نام مارکیٹ کمیٹی	آمدن (روپوں میں)
1-سرگودھا	10 لاکھ 25 ہزار 388
2-پھلروان	ایک لاکھ 2 ہزار 732
3-سلانوالی	ایک لاکھ 8 ہزار 108

<u>(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)</u>

باغ جناح لاہور کے انتظام وانصرام کی تفصیلات

***5234: انجینئر قمر الاسلام راجہ:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغ جناح لاہور کا انتظام وانصرام محکمہ زراعت کے سپرد ہے اور یہاں پر کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہیں بھی محکمہ زراعت ادا کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باغ جناح کو محکمہ زراعت کے بجائے پی ایچ اے کے سپرد کرنے کا کوئی فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی ایچ اے نے اپنا ایک افسر باغ جناح میں تعینات کر رکھا ہے، کیا باغ کی منتقلی کا کوئی نوٹیفیکیشن ہو چکا ہے یا نہیں؟

(تاریخ وصولی 16 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہیں ہے-باغ جناح لاہور کا انتظام وانصرام (Parks & Horticulture Authority) PHA کے سپرد ہے-

(ب) جی ہاں یہ درست ہے-باغ جناح کو محکمہ زراعت کی بجائے پی ایچ اے کے سپرد کرنے کا فیصلہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے مورخہ 18-07-2009 کو کیا جس کے مطابق باغ جناح کے صرف مالی انتظامات برائے سال 2009-10 کے اختتام تک محکمہ زراعت کے سپرد رہے-

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ پی ایچ اے نے اپنا ایک افسر "ڈائریکٹر باغ جناح" تعینات کرر کھا ہے- باغ جناح کی منتقلی کا باقاعدہ نوٹیفکیشن مورخہ 06-04-2010 کو ہوا-

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

فیصل آباد-چک نمبر 196 آر-بی کے کھالہ جات پختہ کرنے کا معاملہ

*5925: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا فیصل آباد کے چک نمبر 196 آر-بی میں کھالہ جات پختہ کرنے کا کوئی منصوبہ ہے؟

(ب) کتنے کھالہ جات ابھی تک پختہ کئے جا چکے ہیں اور باقی کب تک پختہ کر دیئے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی 24 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں-

(ب) چک نمبر 196 آر-بی کی زرعی زمین کو صرف تین ہی کھالہ جات سیراب کرتے ہیں جو حکومتی پالیسی کے مطابق پختہ ہو چکے ہیں- تفصیل درج ذیل ہے:-

کھالہ نمبر	سال	نام پراجیکٹ	پکا	نکہ جات	پلیاں
41000/TL	1984−85	فورتھ ڈرینج	537 میٹر	21	2
41000/TR	1989−90	-ایضاً-	1450 میٹر	26	1
41000/TF	2003-04	این ڈی پی	2170 میٹر	60	-

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

سال10-2009،اصلاح کھالہ جات پروگرام کی تفصیلات

***6002: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں سال10-2009 میں وفاقی حکومت کے "اصلاح کھالہ جات پروگرام" کے تحت وفاقی ترقیاتی پروگرام(PSDP) کے تحت فنڈ مختص کئے ہیں،اگرہاں تو کتنے ؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اب تک پورے فنڈزحکومت پنجاب کوفراہم نہ ہوسکے جس کی وجہ سے یہ منصوبہ تاخیر کا شکار ہوگیا؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ منصوبہ کب تک تکمیل کو پہنچے گا نیز اس منصوبے کے تحت کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی25فروری2010 تاریخ ترسیل31 مئی2010)

جواب

وزیرزراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے-مالی سال10-2009 کے دوران وفاقی حکومت نےPSDP کے تحت4 ارب روپے مختص کئے تھے-

(ب) جی ہاں یہ درست ہے-اب تک صوبائی حکومت کو صرف2ارب57کروڑ50لاکھ روپے وصول ہوئے ہیں-

(ج) وفاقی حکومت کی طرف سے بروقت فنڈز کی دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے مطلوبہ ہدف مالی سال10-2009 میں حاصل نہ ہوسکا-اب وفاقی حکومت نے اصلاح کھالا جات منصوبہ کی توسیع30 جون2011تک کردی ہے- جس کے دوران گزشتہ مالی سال کے ہی فنڈز کواستعمال کرتے ہوئے مزید 3000 کھالہ جات کوپختہ کیا جائے گا-

(تاریخ وصولی جواب28مارچ2011)

ضلع لاہور کی مارکیٹ کمیٹیوں اور ممبران کی تعداد و تفصیل

***6078: محترمہ نسیم لودھی: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) ضلع لاہور کی مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئر مین کتنے ہیں؟

(ب) ضلع لاہور کی مارکیٹ کمیٹیوں کے کل کتنے ممبران ہیں، ممبران کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی25فروری2010 تاریخ ترسیل2 جون2010)

جواب

وزیرزراعت

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت پانچ مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جن میں چیئرمین کی بجائے پانچ ایڈمنسٹریٹرز تعینات ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں 5مارکیٹ کمیٹیوں کے ممبران کی منظور شدہ(Notified)کل تعداد 57 ہے۔ چونکہ لاہور میں اس وقت مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل نہ ہوئی ہے لہذاان کے ناموں کی تفصیل مہیا نہیں کی جاسکتی۔

(تاریخ وصولی جواب28مارچ2011)

قصور سٹی، سبزی وفروٹ منڈی شہر سے باہر منتقل نہ کرنے کا معاملہ

*6135: محترمہ شگفتہ شیخ: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیایہ درست ہے کہ قصور سٹی کی سبزی منڈی شہر سے باہر منتقل کی جارہی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ جس جگہ نئی سبزی وفروٹ منڈی بنائی جارہی ہے اس جگہ پرٹنیریوں کا گندہ اور کینسر زدہ پانی گزرتاہے جوکہ مزید بیماریاں پھیلانے کا باعث بن سکے گا؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ نئی سبزی وفروٹ منڈی کے خلاف سبزی منڈی کے آڑھتیوں، شہر کی تنظیموں اور عوامی نمائندوں نے احتجاجی مہم شروع کررکھی ہے، کیاحکومت قصور سے سبزی منڈی منتقل نہ کرنے پر نظر ثانی کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی08مارچ2010 تاریخ ترسیل 11اگست2010)

جواب

وزیرزراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں یہ درست نہیں ہے۔جس جگہ منڈی کارقبہ ہے اس سے تقریباً3 سے 4فرلانگ پر کروڑوں روپے کی لاگت سے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگاہواہے اور منڈی سے تقریباً1100فٹ دور مین روڈ پر Treated Water ایک پکے نالے کی صورت میں گزرتاہے اور اس علاقہ کے زمیندار یہ پانی اپنی فصلوں کو بھی دے رہے ہیں جس سے فصلیں سرسبزوشاداب ہورہی ہیں اور فالتو پانی تقریباً6کلومیٹر دور جاکرروہی نالہ میں گرتاہے۔

(ج) موجودہ منڈی کے چند آڑھتیوں نے نئی منڈی کی تعمیر رکوانے کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں کیس فائل کیا ہوا ہے لیکن معزز عدالت نے اس کی تعمیر روکنے کے لئے کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کیا ہے اور نہ کسی تنظیم کی احتجاجی مہم مارکیٹ کمیٹی کے نوٹس میں ہے۔حکومت پنجاب کی طرف سے بھی اس سبزی منڈی کی منتقلی روکنے کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے کیونکہ یہ عوام اور آڑھتیوں، دونوں کے مفاد میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28مارچ2011)

زمینداروں کی سہولت کے لئے ٹیوب ویلز کی امدادی سکیم کا اجرا

*6249:جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ میں پانی کی قلت دور کرنے اور زمینداروں کی سہولت کے لئے ڈیزل یا بجلی کے ٹیوب ویل لگانے کے لئے کوئی امدادی سکیم متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 09مارچ2010 تاریخ ترسیل 29جولائی2010)

جواب

وزیر زراعت

صوبہ پنجاب میں موجود ٹیوب ویلوں کی تعداد تقریباً 10لاکھ ہے جن میں سے شعبہ زرعی انجینئرنگ اب تک ایک لاکھ 42ہزار ٹیوب ویل لگا چکا ہے۔ٹیوب ویلوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر زیر زمین پانی کی سطح انتہائی گر چکی ہے۔نیسپاک اور واپڈا جیسے اداروں کے ماہرین نے بھی مختلف اجلاسوں میں اس خطرے کی نشاندہی کی ہے کیونکہ پنجاب میں زمین کے اندر جذب ہونے والی بارش کی مقدار بہت کم ہے۔لہذا اس صورتحال میں ایسی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28مارچ2011)

شعبہ ”ریسرچ اور ڈویلپمنٹ“ کا بجٹ اور کارکردگی

*6335:جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ "ریسرچ اور ڈویلپمنٹ“ کا سال 10-2009 کا کل بجٹ کتنا ہے کتنا آج تک خرچ ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے اس شعبہ کی سات ماہ کی کارکردگی کیا ہے؟

(ب) محکمہ ہذا کی ریسرچ سے زمینداروں کو کیا ثمرات ملے ہیں یا نہیں، یہ ثمرات کس ذرائع کے ذریعے پہنچائے گئے ہیں؟

(ج) مذکورہ شعبہ کی کارکردگی مانیٹر کرنے کیلئے حکومتی سطح پر کیا سسٹم یا پیمانہ رکھا گیا ہے؟
(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 9 جون 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ "ریسرچ اور ڈویلپمنٹ" کا سال 10-2009 کا کل بجٹ ایک ارب 9 کروڑ 36 لاکھ روپے ہے- اپریل 2010 تک 75 کروڑ 82 لاکھ 40 ہزار روپے خرچ ہوئے تھے- بقایا تمام بجٹ مالی سال 10-2009 کے اختتام تک خرچ ہو چکا ہے-

کسی بھی شعبہ ریسرچ میں کارکردگی ماہ بہ ماہ نہیں ہوتی تاہم پچھلے سات ماہ میں کچھ شعبہ جات کی کارکردگی اس طرح سے ہے:-

- ❖ شعبہ گندم نے اس عرصہ کے مختلف زرعی فارمز پر 124 تحقیقاتی تجربات کئے- گندم کے 700 نئے کراس بنائے گئے اور گندم کی نئی قسم AARI-10 منظوری کے آخری مراحل میں ہے-
- ❖ کماد کی ایک نئی قسم CPF-246 کا اجراء ہو رہا ہے-
- ❖ مکئی کے 88، جوار کے 20 اور باجرہ کے 24 تجربات کئے گئے اور ان کی بنیاد پر مکئی کی دو دوغلی (Hybird) ترقی دادہ اقسام اور دو سنتھیٹک اقسام کی ماہرین نے پنجاب سیڈ کونسل کو منظوری کی سفارش کی ہے-
- ❖ دھان کے 135 تجربات کئے گئے جبکہ باسمتی چاول کی نئی قسم 515 منظوری کے لئے پیش کی گئی ہے جو کہ ایکسپرٹ سب کمیٹی سے منظور ہو چکی ہے-
- ❖ مونگ پھلی باری 2010 (BARI-2010) اور مسور (چکوال مسور) کی نئی اقسام منظوری کے لئے کمیٹی کو بھیج دی گئی ہیں-
- ❖ چارہ جات کی ایک قسم برسیم ورائٹی انمول، منظور کی گئی جبکہ چار اقسام ایکسپرٹ سب کمیٹی کی سفارش کے بعد پنجاب سیڈ کونسل کو منظوری کے لئے بھیجی گئی ہیں-

(ب) اس ادارہ نے قیام سے لے کر آج تک مختلف فصلوں، پھلوں اور سبزیوں کی 384 اقسام متعارف کروائی ہیں جن سے نہ صرف صوبہ پنجاب کی زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے بلکہ دوسرے صوبے بھی ان سے مستفید ہو رہے ہیں-

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد اپنی تحقیقاتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع کے تعاون سے صوبے کی افرادی قوت کو مختلف اقسام کی ٹیکنالوجی سے آگاہی، تحفظ نباتات، اجناس

کی بعداز برداشت و سنبھال، مختلف فصلوں کی پیداواری ٹیکنالوجی اور سبزیوں وغیرہ کے بیجوں کی تیاری کے تربیتی پروگراموں کاانعقاد کرتا ہے۔ان پروگراموں سے استفادہ کرنے والے افراد کی اوسط تعداد 1500 سالانہ ہے۔ علاوہ ازیں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیاکے ذریعے بھی کسانوں کو فصلوں کی نشوونما کے اہم مراحل پر جدید زرعی علوم سے روشناس کروایا جاتا ہے تاکہ زرعی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ ان کا معیار زندگی بھی بہتر ہو۔

(ج) شعبہ ہذا کی کارکردگی کو مانیٹر کرنے کے لئے ہر سال ربیع اور خریف کی فصلوں کے تجربات پر بحث کے لئے پروگرام منعقد کروائے جاتے ہیں جن میں زراعت کے مختلف شعبوں سے وابستہ ماہرین کو بلایا جاتا ہے۔ہر پروگرام میں پچھلے سال ہونے والی ریسرچ کے نتائج پر بحث اور خامیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے اوران خامیوں کو دور کرنے کے لئے مشورے دیئے جاتے ہیں جبکہ آئندہ ہونے والے تجربات پر بحث اور نقائص کی نشاندہی کی جاتی ہے اوران نقائص کو دور کرنے کے لئے ان تجربات کو اگلے سال کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔ادارہ ہذا کی ماہانہ اور سالانہ کارکردگی کی رپورٹس بھی حکومت کو بھجوائی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

سال 2008 تاحال، گرین ٹریکٹر سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*6351: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت یکم جولائی 2008ء سے آج تک کتنی سبسڈی دی گئی؟

(ب) کتنے ٹریکٹر اس سکیم کے تحت آج تک فراہم کئے گئے ہیں؟

(ج) اس سکیم کی پالیسی اور شرائط کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس سکیم کے تحت نکلنے والے ٹریکٹر کے اکثر مالکان زمین کے مالک تو ہیں مگر وہ خود کاشت نہیں کرتے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسے افراد نے قرعہ اندازی میں سبسڈی سکیم کے تحت نکلنے والے ٹریکٹر فروخت کر دیئے ہیں؟

(و) ایسی کتنی شکایات حکومت کے علم میں آئی ہیں اوران افراد کے خلاف حکومت نے کیاایکشن لیا ہے؟

(تاریخ وصولی 11 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 11 مئی 2010)

جواب

وزیرزراعت

(الف) گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت یکم جولائی 2008 سے لے کر آج تک کل 4 ارب روپے سبسڈی دی گئی۔ 2 ارب روپے سبسڈی سال 09-2008 اور 2 ارب روپے سبسڈی سال 10-2009۔

(ب) گرین ٹریکٹر سکیم 09-2008 میں تمام 10 ہزار ٹریکٹر فراہم کر دیئے گئے ہیں جبکہ 10-2009 کی گرین ٹریکٹر سکیم میں اب تک 9937 ٹریکٹر فراہم کئے جا چکے ہیں۔

(ج) اس سکیم کی پالیسی اور شرائط ساتھ لف ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ہ) شرائط کے مطابق گرین ٹریکٹر حاصل کرنے والا کسان اسے تین سال تک فروخت نہ کرنے کا پابند ہے اور ایسی کوئی رپورٹ حکومت کے علم میں نہ ہے۔

(و) ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

لاہور۔ سبزی و غلہ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6391: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں واقع سبزی منڈیوں اور غلہ منڈیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) ان میں دکانات کی تعداد اور ان سے حاصل ہونیوالی آمدن اور اخراجات کی تفصیل اور دکان حاصل کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کا لائسنس جاری کرنے کا طریقہ کار اور لائسنس فیس کیا ہے نیز لاہور میں واقع منڈیوں میں لائسنس ہولڈرز کتنے ہیں اور کتنے لوگ بغیر لائسنس کے کاروبار کر رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 19 جون 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع لاہور میں منڈیوں کی کل تعداد 11 ہے جس میں 6 سبزی اور 5 غلہ منڈیاں ہیں۔

(ب) ان تمام منڈیوں میں کل 1116 دکانات ہیں جن کی مالی سال 10-2009 میں کل آمدن ایک کروڑ 87 لاکھ 80 ہزار 206 روپے (18780206) اور اخراجات 76 لاکھ 58 ہزار 210 روپے (7658210) رہے تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام منڈی	تعداد دکانات	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
1	سبزی منڈی راوی لنک روڈ	76	42 لاکھ 61 ہزار 860	35 لاکھ 47 ہزار 700
2	سبزی منڈی کوٹ لکھپت	124	20 لاکھ 63 ہزار 96	7 لاکھ 5 ہزار 985
3	سبزی منڈی ملتان روڈ	121	3 لاکھ 73 ہزار 865	5 لاکھ 13 ہزار 226

4	سبزی منڈی سنگھ پورہ	58	97لاکھ 47ہزار 384	16لاکھ 20ہزار 704
5	سبزی منڈی جلو موڑ	47	نان فنکشنل	نان فنکشنل
6	سبزی منڈی رائیونڈ	31	7لاکھ 57ہزار 701	2لاکھ 42ہزار 435
7	غلہ منڈی (اکبری منڈی)	564	11لاکھ 72ہزار 650	9لاکھ 56ہزار 160
8	غلہ منڈی کاہنہ نو	32	3لاکھ 23ہزار 350	72ہزار
9	غلہ منڈی جلو موڑ	14	16ہزار 800	- - - -
10	غلہ منڈی برکی	49	نان فنکشنل	نان فنکشنل
11	غلہ منڈی باغبانپورہ	پرائیویٹ	63ہزار 500	- - - -

مارکیٹ کمیٹی جب بھی اپنی دکانات یا پلاٹ نیلام کرتی ہے یا کرایہ یا لیز پر دینا چاہتی ہے تو سب سے پہلے دفعہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے۔ گورنمنٹ نے اس کام کے لئے نیلام کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو منظوری کے بعد دکانات نیلام کرتی ہے۔

(ج) ہر وہ شخص جو زرعی پیداواری منڈیوں کے آرڈیننس 1978 کی دفعہ 6 کے تحت لائسنس حاصل کرنے کا خواہش مند ہو وہ مجوزہ فارم پر متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کو حصول لائسنس کے لئے درخواست دیتا ہے جس کے ہمراہ کیٹیگری "اے" کے لئے 5000 روپے اور کیٹیگری "بی" کے لئے 1500 روپے سالانہ کے حساب سے فیس جمع کراتا ہے، مارکیٹ کمیٹی کا سیکرٹری یا اس کا نمائندہ درخواست دہندہ کے کوائف کی پڑتال کرتا ہے جس پر کمیٹی لائسنس منظور یا نہ منظور کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔

لاہور میں واقع منڈیوں میں لائسنس ہولڈرز کی کل تعداد 1707 ہے اور کوئی بھی کمیشن ایجنٹ بغیر لائسنس کاروبار نہیں کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

فیصل آباد، ای ڈی او آفس زراعت کے سٹاف، بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

*6500: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں ای ڈی او آفس زراعت میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع فیصل آباد سال 09-2008 اور 10-2009 کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(د) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن منصوبوں اور فلاح و بہبود کے کاموں پر خرچ ہوئی؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم نمائشی پلاٹس پر خرچ ہوئی، ان نمائشی پلاٹس میں کون کون سی فصل کاشت کی گئی اور یہ کس کس جگہ نمائشی پلاٹ بنائے گئے؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 30 جولائی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ای ڈی او آفس فیصل آباد میں کل ملازمین کی تعداد 11 ہے جبکہ ماتحت دفاتر میں 1337 ملازمین کام کر رہے ہیں۔اس طرح ای ڈی او آفس زراعت فیصل آباد کے تحت 1348 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) ای ڈی او آفس کے ماتحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:۔

*ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) *ڈسٹرکٹ لائیوسٹاک آفیسر *ڈسٹرکٹ آفیسر آن فارم واٹر مینجمنٹ *ڈسٹرکٹ آفیسر فارسٹ *اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (فشریز)

(ج) ای ڈی او آفس محکمہ زراعت ضلع فیصل آباد میں سال 09-2008 اور 10-2009 کا کل بجٹ 68 کروڑ 29 لاکھ 48 ہزار 802 روپے ہے۔سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

2008-09 31 کروڑ 71 لاکھ 12 ہزار 316 روپے

2009-10 36 کروڑ 58 لاکھ 36 ہزار 486 روپے

(د) 09-2008 اور 10-2009 کے دوران فلاح و بہبود کے کاموں کے منصوبوں پر کل 13 کروڑ 37 لاکھ 75 ہزار روپے کی رقم خرچ ہوئی۔نام منصوبہ جات اور کل لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام منصوبہ جات	کل لاگت (رقم روپوں میں) 2008-09	2009-10
1	گندم کی پیداوار بڑھا کر فوڈ سیکیورٹی کو یقینی بنانے کا منصوبہ	48 لاکھ 60 ہزار	2 کروڑ 60 لاکھ 10 ہزار
2	ٹنلز کے اندر غیر موسمی سبزیات کی کاشت کا منصوبہ	43 لاکھ 60 ہزار	ایک کروڑ 26 لاکھ 20 ہزار
3	ربیع مہم گندم سال 09-2008 میں زیادہ سے زیادہ پیداوار بڑھانے کا منصوبہ	43 لاکھ 70 ہزار	- - - -
4	ضلعی سطح پر بائیولوجیکل کنٹرول لیبارٹری کا قیام	2 لاکھ 10 ہزار	- - - -
5	شراکتی بنیاد پر جدید زرعی آلات کی فراہمی	1 کروڑ 28 لاکھ 90 ہزار	- - - -
6	تربیت یافتہ سٹاف اور جدید آلات کے ذریعے جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کے لئے خدمات	11 لاکھ 90 ہزار	38 لاکھ
7	غریب چھوٹے کاشتکاروں کے لئے وزیر اعلیٰ کا ریلیف پیکج	75 ہزار	27 لاکھ
8	پکے کھالہ جات کا منصوبہ	2 کروڑ 57 لاکھ 70 ہزار	3 کروڑ 19 لاکھ 40 ہزار
9	نئے جنگلات کے لگانے کا منصوبہ بمقام چک نمبر 548 ج ب (رکھ چکوپلانٹیشن)	28 لاکھ 90 ہزار	- - - -
	میزان	5 کروڑ 66 لاکھ 15 ہزار	7 کروڑ 71 لاکھ 60 ہزار

(ہ) ان دو سالوں میں گندم کی فصل کے 448 پلاٹ ضلع بھر میں لگائے گئے جس پر کل لاگت 37 لاکھ 88 ہزار 753 روپے آئی، سال وار تعداد پلاٹ اور لاگت کی تفصیل اس طرح سے ہے:-

سال	تعداد پلاٹ	لاگت
2008-09	148	12 لاکھ 44 ہزار 937 روپے
2009-10	300	25 لاکھ 43 ہزار 816 روپے
میزان	448	37 لاکھ 88 ہزار 753

نمائشی پلاٹوں کی جگہ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

تفصیل تحصیل	پلاٹ کی تعداد / سال	
	2008-09	2009-10
فیصل آباد	34	75
چک جھمرہ	13	30
سمندری	25	45
جڑانوالہ	51	90
تاندلیانوالہ	25	60
میزان	148	300

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

فیصل آباد۔ سبزی و فروٹ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6501: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنی سبزی و فروٹ منڈیاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان سبزی و فروٹ منڈیوں میں کتنی دکانیں ہیں تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان سبزی و فروٹ منڈی میں دکانیں کون کرایہ / لیز / پٹہ / ٹھیکہ پر دیتا ہے؟

(د) ان سبزی و فروٹ منڈیوں میں کسانوں سے کتنا کمیشن کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 30 جولائی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) فیصل آباد میں 9 سبزی و فروٹ منڈیاں ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:-

1- جھنگ روز سدھار فیصل آباد 2- غلام آباد 3- ننکانہ روڈ جڑانوالہ

4- GB/465 فیصل آباد روڈ سمندری (زیر تعمیر) 5- سمندری شہر 6- ریلوے چوک تاندلیانوالہ 7- ستارہ چوک چک جمھرہ 8- ماموں کانجن 9- اڈا مریدوالا رجانہ سمندری روڈ

(ب) ان منڈیوں میں کل 951 دکانیں ہیں۔

(ج) متعلقہ مارکیٹ کمیٹی جب بھی اپنی پراپرٹی کرایہ / لیز، پٹہ / ٹھیکہ پر دینا چاہتی ہے تو سب سے پہلے دفعہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے۔ گورنمنٹ نے اس امر کے لئے DCO کی سربراہی میں نیلام / آکشن کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو کہ منظوری کے بعد نیلامی کے لئے کارروائی کرتی ہے۔

(د) آڑھتی (کمیشن ایجنٹ)، پنجاب زرعی پیداوری منڈیوں کے قانون 1978 کے قاعدہ 66 کے مطابق کسانوں سے گندم اور دیگر اجناس پر 1.50 فیصد، پھلوں پر 2.5 فیصد اور سبزیوں پر 3.12 فیصد کی شرح سے کمیشن وصول کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ رحیم یار خان کی تفصیلات

*6824: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ رحیم یار خان کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) یہ کتنے رقبہ پر قائم کیا گیا؟

(ج) اس ریسرچ اسٹیشن / انسٹیٹیوٹ سے اگر کسی فصل کا کوئی نیا بیج دریافت کیا گیا تو اس بیج اور فصل کا نام بتائیں؟

(د) اس ریسرچ اسٹیشن / انسٹیٹیوٹ کے سال 09-2008 اور 10-2009 کے اخراجات و آمدن بتائیں؟

(ہ) مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے 10-2009 کے دوران تنخواہوں و دیگر مدات میں کتنے اخراجات ہوئے، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 23 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 9 جون 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) اس ریسرچ اسٹیشن کا قیام 79-1978 میں عمل میں آیا۔ اس کے قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں:-

- ❖ زیادہ پیداوار کے حامل کپاس کے نئے بیج دریافت کرنا جو کہ CLCV اور کیڑوں مکوڑوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتے ہوں۔
- ❖ کم پانی میں زیادہ پیداوار دینے کی صلاحیت رکھنے والی اقسام کی دریافت
- ❖ بذریعہ تحقیق زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے طریقے

❖ بریڈر، بیسک اور پری بیسک بیج کی تیاری اور زمینداروں کو فراہمی

(ب) اس ادارے کا کل رقبہ 170 ایکڑ ہے جبکہ قابل کاشت رقبہ 92 ایکڑ ہے۔

(ج) اس ادارے نے کپاس کی دو نئی اقسام دریافت کی ہیں ان کے نام RH-1 اور RH-112 ہیں۔

(د) اس ادارے کے مذکورہ عرصے میں کل اخراجات ایک کروڑ 17 لاکھ 97 ہزار جبکہ آمدن 31 لاکھ 50 ہزار روپے رہی۔ سال وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	اخراجات (روپوں میں)		آمدن (روپوں میں)
	تنخواہیں / دیگر الاؤنس	آپریشنل	
2008-09	50 لاکھ 63 ہزار	10 لاکھ 17 ہزار	14 لاکھ 56 ہزار
2009-10	46 لاکھ 17 ہزار	11 لاکھ	17 لاکھ

(ہ) اس ادارے کے ملازمین کی کل تعداد 35 ہے۔ 2009-10 کے دوران تنخواہوں اور دیگر مدات کے اخراجات کی تفصیل جزو (د) میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

صوبہ میں یوریا کھاد کی قیمت کی تفصیلات

*7067: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں یوریا کھاد کی سرکاری قیمت کیا مقرر کی گئی ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب میں یوریا کھاد کی تقسیم کے مراکز کہاں کہاں ہیں نیز ان مراکز پر یوریا کھاد کس حساب سے کسانوں میں تقسیم کی جاتی ہے، طریقہ کار واضح کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 31 مئی 2010 تاریخ ترسیل 23 اگست 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ملک میں کھادوں کی قیمتیں مقرر کرنا اور مربوط بنانا وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ اس وقت مارچ 2011 میں پنجاب میں یوریا کھاد 1050 روپے فی 50 کلو گرام کے حساب سے کسانوں کو مہیا کی جارہی ہے۔

(ب) پنجاب میں یوریا کھاد کی کمی کا سامنا نہیں ہے۔ لہذا اس وقت محکمہ زراعت کا کوئی مرکز کھاد کی قسم کی تقسیم کے لئے قائم نہیں ہے۔ کیونکہ نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سنٹر اسلام آباد کے اعداد و شمار کے مطابق

موجودہ ربیع سیزن 11-2010 کے آغاز پر ملک میں 9 لاکھ 16 ہزار ٹن یوریا کھاد کے وافر ذخائر دستیاب تھے۔

صوبہ پنجاب میں یوریا کھاد کی فروخت، ملکی یوریا تیار کنندگان اور درآمد کنندگان کے مقرر کردہ کھاد ڈیلرز اپنے وسیع نیٹ ورک کے ذریعے کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

ضلع قصور۔مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و آمدن کی تفصیلات

*7093: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 09-2008 اور 10-2009 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ہر مارکیٹ کمیٹی کا کل کتنا رقبہ ہے اور کتنی دکانیں کس کس جگہ ہیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی دکانیں کس طریق کار کے تحت کرایہ / لیز پر دی جاتی ہیں؟

(ہ) ان دکانوں سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 جون 2010 تاریخ ترسیل 9 اگست 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع قصور میں کل سات مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں۔

1۔ قصور۔ 2۔ کھڈیاں۔ 3۔ کنگن پور۔ 4۔ کوٹ رادھا کشن۔ 5۔ چونیاں۔ 6۔ پتوکی۔ 7۔ پھولنگر

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی درج بالا دونوں سالوں کی کل آمدن 4 کروڑ 23 لاکھ 31 ہزار 697 روپے ہے جبکہ کل اخراجات 4 کروڑ 80 لاکھ 94 ہزار 768 روپے ہیں۔ دونوں سالوں کی آمدن اور اخراجات کی سال وار اور کمیٹی وار علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی ملکیتی دکانوں کی کل تعداد 88 ہے۔ کمیٹی وار دکانات کی تفصیل اور ہر مارکیٹ کا رقبہ ضلع قصور کے نقشہ میں دکھایا گیا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مارکیٹ کمیٹی جب بھی اپنی پراپرٹی کرایہ یا لیز پر دینا چاہتی ہے تو سب سے پہلے دفعہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے۔ گورنمنٹ نے اس امر کے لئے نیلام کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو منظوری کے بعد نیلام / کرایہ / لیز کے لئے مروجہ طریقہ کار کے مطابق کارروائی کرتی ہے۔

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی ملکیتی دکانات کی سالانہ آمدن 6 لاکھ 9 ہزار 103 روپے ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

تحصیل چونیاں، کھال پختہ کرنے کی تفصیلات

*7094: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چونیاں میں کتنے کھال پختہ ہیں؟

(ب) مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مذکورہ تحصیل کے کتنے کھال پختہ کئے گئے ہیں،ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت مذکورہ تحصیل میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے؟

(د) کھالوں کو پختہ کرنے کیلئے طریق کار کیا ہے؟

(ہ) کھالوں کو پختہ کرنے کیلئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 03 جون 2010 تاریخ ترسیل 9 اگست 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل چونیاں میں 254 کھالہ جات پختہ ہیں۔

(ب) مذکورہ دو سالوں میں کل 10 کھالہ جات پختہ کئے گئے۔ جن کا تخمینہ لاگت 1 کروڑ 16 لاکھ 47 ہزار 751 روپے تھا۔ مالی سال 09-2008 میں 3 اور 10-2009 کے دوران 7 کھالہ جات پختہ کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت 30 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کھال کے جملہ حصہ داران اپنی انجمن آبپاشاں کی تشکیل دیتے ہیں اور اپنے حصے کی رقم انجمن آبپاشاں کے صدر اور خزانچی کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کرواتے ہیں۔ کھال کا سروے اور ڈیزائن مشاورتی ادارے سے پاس ہونے کے بعد گورنمنٹ اپنے حصہ کے رقم کی پہلی قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے۔

چونکہ کھال کو پختہ کرنے سے پہلے کچے کھال کی اصلاح کی جاتی ہے جس میں کھال کے کناروں کو ہموار کرنا، نکے بنانا اور کھال کی سمت کو بہتر کرنا وغیرہ شامل ہے اس لئے کچے کھال کی اصلاح کے کام کا 100 فیصد اور کھال کے پختہ کرنے کی اصلاح کا کام 40 فیصد مکمل ہونے پر حصہ داروں کے ذمہ کی بقایا رقم مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروادی جاتی ہے جس پر مشاورتی ادارے کی منظوری کے بعد حکومت اپنے حصہ کی دوسری قسط انجمن کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے۔

پختہ اصلاح کا کام مکمل ہونے، مشاورتی ادارہ کی چیکنگ اور تکمیلی رپورٹ کے بعد حکومت اپنے حصے کی تیسری اور آخری قسط انجمن کے مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کروا دیتی ہے۔ پختگی کا کام مکمل ہونے کے بعد کھال کو انجمن آبپاشاں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ جو کہ اس کی دیکھ بھال اور ٹوٹ پھوٹ کے ذمہ دار ہوتی ہے۔

(ہ) کھالوں کو پختہ کرنے کیلئے کسانوں سے 36 فیصد رقم وصول کی جاتی ہے جس کا 16 فیصد کچے کھال کی اصلاح (پیڈ وغیرہ بنانے کے لئے) اور 20 فیصد رقم کھال کو پختہ کروانے میں بطور مزدوری کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

ضلع سیالکوٹ، سبزی و فروٹ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7224: رانا آصف محمود: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سبزی و فروٹ منڈیاں کتنی ہیں، ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان منڈیوں میں کتنی دکانیں ہیں؟

(ج) ان منڈیوں سے حکومت کو سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(د) ان منڈیوں کی دیکھ بھال کیلئے حکومت سالانہ کتنی رقم خرچ کرتی ہے؟

(ہ) ان منڈیوں میں زرعی اجناس کی فروخت پر کس شرح سے کمیشن وصول کیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2010 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کل 4 سبزی و فروٹ منڈیاں ہیں جن کے نام اس طرح سے ہیں۔

1۔ سبزی پھل منڈی ایمن آباد روڈ، سیالکوٹ 2۔ سبزی و پھل منڈی پسرور روڈ، ڈسکہ

3۔ سبزی و پھل منڈی، پسرور 4۔ سبزی و پھل منڈی، وزیر آباد روڈ

(ب) ان تمام سبزی و فروٹ منڈیوں میں کل 348 دوکانیں ہیں۔

(ج) ان تمام سبزی منڈیوں سے حکومت کو مالی سال 10-2009 میں کل 22 لاکھ 3 ہزار 57 روپے کی آمدن ہوئی۔

(د) ان تمام سبزی و پھل منڈیوں کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 10-2009 میں کل 5 لاکھ 36 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) آڑھتی (کمیشن ایجنٹ)، پنجاب زرعی پیداواری منڈیوں کے قانون 1978 کے قاعدہ 66 کے مطابق کسانوں سے گندم اور دیگر اجناس پر 1.5 فیصد، پھلوں پر 2.5 فیصد اور سبزیوں پر 3.12 فیصد کی شرح سے کمیشن وصول کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

ضلع سیالکوٹ، مارکیٹ کمیٹیوں کی تفصیلات

*7225: رانا آصف محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 10-2009 اور 09-2008 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز اور چیئرمینوں کے نام/پتہ جات بتائیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم کن کن ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2010 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع سیالکوٹ میں چار مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جن کے نام اس طرح سے ہیں۔

1۔مارکیٹ کمیٹی سیالکوٹ 2۔مارکیٹ کمیٹی ڈسکہ 3۔مارکیٹ کمیٹی پسرور 4۔مارکیٹ کمیٹی سمبڑیال

(ب) ان مارکیٹوں کی مذکورہ سالوں میں کل 3 کروڑ 78 لاکھ 9 ہزار 615 روپے اور کل اخراجات 2 کروڑ 7 لاکھ 30 ہزار 30 روپے تھے۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے موجودہ ایڈمنسٹریٹرز کے نام و پتہ جات درج ذیل ہیں۔

نام مارکیٹ کمیٹی	نام ایڈمنسٹریٹر	پتہ
سیالکوٹ	چودھری سیف اللہ	محلہ کوٹلی بہرام، سیالکوٹ
ڈسکہ	مرزا شاہد صدیق (ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر)	کالج روڈ محلہ گاگا، ڈسکہ، سیالکوٹ
پسرور	ملک ضیاالدین احمد (ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر)	موضع معراج کے تحصیل پسرور، سیالکوٹ
سمبڑیال	مرزا محمد جمیل	سکنہ سمبڑیال، سیالکوٹ

(نوٹ): مارکیٹ کمیٹی ڈسکہ کا ایڈمنسٹریٹر فوت ہو چکا ہے اور مارکیٹ کمیٹی پسرور کا ایڈمنسٹریٹر مستعفی ہو چکا ہے ان کی جگہ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر کام کر رہے ہیں جلد ہی ان مارکیٹ کمیٹی میں نئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیے جائیں گے۔

(د) مارکیٹ کمیٹی سیالکوٹ نے سال 10-2009 میں 9 لاکھ 7 ہزار 224 روپے ترقیاتی کاموں پر خرچ کیے اس کے علاوہ کسی مارکیٹ کمیٹی نے مذکورہ سالوں میں ترقیاتی کاموں پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

صوبہ میں دھان، کپاس اور گنا کے خریداری مراکز کے قیام کا معاملہ

*7268: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں دھان، کپاس اور گنا کی خریداری کا کوئی مرکز قائم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سال دھان، کپاس اور گنا کی فصل کا کوئی سرکاری ریٹ نہیں ہوتا اور نہ ہی ذمہ داری سے حکومت اس کی خریداری کرتی ہے؟

(ج) اگر حکومت گندم کی طرح دھان، کپاس اور گنا کیلئے سرکاری مراکز کھولنا چاہتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2010 تاریخ ترسیل 7 ستمبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں! ان فصلات کی خریداری کے مراکز نجی شعبہ میں قائم ہیں۔

چونکہ ان فصلات کی قیمتیں حکومت کی مقرر کردہ قیمتوں سے زیادہ رہتی ہیں۔ اس لیے ان فصلات کے مراکز خریداری قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ دھان کی قیمتیں کم ہونے پر پاسکو / صوبائی محکمہ خوراک اور کپاس کی قیمتیں کم ہونے پر TCP کو خریداری کے اہداف دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح کماد کی قیمتوں میں کمی کی صورت میں شوگر ملوں کے ساتھ مل کر مناسب اقدامات کیے جاتے ہیں تاکہ کاشتکار کا استحصال نہ ہو۔

(ب) جی نہیں! وفاقی حکومت دھان اور کپاس کی امدادی قیمت زرعی پالیسی انسٹیٹیوٹ (API) اور کماد کی شوگر کین بورڈ کی سفارش پر مقرر کرتی ہے۔

(ج) اس جزو کا جواب جزو (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

ضلع گجرات، بارانی رقبہ کو سیراب کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

***7335: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ضلع گجرات میں مارچ 2008 سے اب تک محکمہ نے بارانی رقبے کی سیرابی کیلئے کتنے کھالہ جات بنائے ہیں؟

(ب) حکومت ضلع گجرات کے لاکھوں ایکڑ بارانی رقبے کو سیراب کرنے کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 28 جولائی 2010 تاریخ ترسیل 7 اکتوبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت نے بارانی رقبے کی سیرابی کے لئے اب تک 186 کھالہ جات کی اصلاح کی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت شعبہ اصلاح آبپاشی کے ذمہ پانی کے موجود دستیاب وسائل کی اصلاح کا کام ہے جبکہ پانی کے لئے نئے وسائل کو پیدا کرنا محکمہ واپڈا اور انہار کی ذمہ داری ہے۔تاہم پانی کے بہتر استعمال کے لئے اصلاح کھالہ جات کے علاوہ ہموار ی زمین (Leveling)، قطرہ قطرہ آبپاشی اور مصنوعی بارش برسانے کے پروگرام (Drip & Sprinkler Irrigation) بھی شروع کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ محکمہ زراعت انجینئرنگ ونگ بھی بارانی رقبے کو سیراب کرنے کے لئے کسانوں کو ارزاں نرخوں پر ٹیوب ویل بورنگ کی سہولتیں مہیا کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

صوبہ میں شمسی توانائی کے ذریعے ٹیوب ویلز چلانے کی تفصیلات

***7345: چودھری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) صوبہ میں حالیہ بجلی کی کمیابی اور بڑھتی ہوئی زرعی ضروریات کے پیش نظر کیا حکومت شمسی توانائی کے ذریعے ٹیوب ویل چلانے کے لئے کوئی پالیسی مرتب کر رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں پر Subsidy دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کتنی؟

(ج) کیا مذکورہ مقاصد کے لئے حکومت نے بجٹ 11-2010 میں مطلوبہ رقوم برائے Subsidy فراہم کرنے کیلئے رکھی ہیں اگر ہاں تو کتنی؟

(تاریخ وصولی 29 جولائی 2010 تاریخ ترسیل 4 اکتوبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت پنجاب نے 10-2009 کے دوران آزمائشی طور پر شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی 9اضلاع (بھکر، فیصل آباد، پاکپتن، مظفر گڑھ، ملتان، لیہ، اٹک، اوکاڑہ اور رحیم یار خان) میں گورنمنٹ کے فارموں پر تنصیب کا منصوبہ (شمسی توانائی کے ٹیوب ویلوں کا آزمائشی منصوبہ) کے نام سے منظور کیا تھا۔ تاہم حکومت کی طرف سے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے منصوبہ پر تاحال عمل درآمد نہیں ہو سکا۔

(ب) سال 11-2010 کے دوران زمینداران کو شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کے لیے حکومت نے سبسڈی دینے کا منصوبہ بنایا تھا جس کے تحت شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویل سسٹم زمینداروں کو مفت دینے کا پروگرام تھا جبکہ اس کی تنصیب کا خرچہ زمینداروں کے ذمہ تھا اس کے لئے گورنمنٹ نے بجٹ میں 2ارب روپے دینے کا اعلان کیا تھا تاہم گزشتہ تباہ کن سیلاب سے پیدا ہونے والی صورت حال کے تحت منصوبہ پر فی الحال عمل درآمد نہ ہو سکا۔

(ج) اس جزو کا جواب (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28مارچ 2011)

ضلع سرگودھا-مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***7470: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ضلع سرگودھا میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 09-2008 اور 10-2009 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز اور چیئرمین کے نام بتائیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کون کون سے منصوبے مکمل کئے، ان منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کسانوں کے لئے کون کون سی سہولیات فراہم کی گئیں؟

(تاریخ وصولی 23اگست 2010 تاریخ ترسیل 6اکتوبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع سرگودھا میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد 5 ہے جن کے نام اس طرح سے ہیں:۔

1۔مارکیٹ کمیٹی سرگودھا 2۔مارکیٹ کمیٹی بھلوال 3۔مارکیٹ کمیٹی سلانوالی 4۔مارکیٹ کمیٹی پھلروان 5۔مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال09۔2008اور سال10۔2009 کی کل آمدن 3 کروڑ 21لاکھ 67ہزار 771(3,21,67,771) روپے اور کل اخراجات 4 کروڑ 4لاکھ 31ہزار 489(4,04,31,489) روپے ہیں۔ سال وار آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے موجودہ ایڈمنسٹریٹرز کے نام اس طرح سے ہیں۔

نام مارکیٹ کمیٹی	نام ایڈمنسٹریٹر
مارکیٹ کمیٹی سرگودھا	زاہد اقبال کمبوہ
مارکیٹ کمیٹی بھلوال	شیخ الطاف سعید
مارکیٹ کمیٹی سلانوالی	شیخ محمد آصف
مارکیٹ کمیٹی کوٹ مومن	حاجی خلیل احمد
مارکیٹ کمیٹی پھلروان	رانا غلام سرور

(د) سال09۔2008اور10۔2009 میں مارکیٹ کمیٹیوں کی مالی پوزیشن کمزور ہونے کی وجہ سے کوئی ترقیاتی کام نہ ہوا ہے۔

(ہ) ان سالوں کے دوران کسانوں کو منڈیوں میں ریٹ بورڈ، پینے کا ٹھنڈا پانی، واش رومز، اجناس کی فروخت کے لئے پلیٹ فارمز اور گندم /گنا کے خرید مراکز پر شامیانے، بینچ، کرسیاں، میز، پنکھے، واٹر کولر، چارپائیاں اور حسب ضرورت برف فراہم کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 28مارچ 2011)

ضلع چنیوٹ، اسسٹنٹ انجینئر (زرعی انجینئرنگ) کے دفتر کے قیام کی تفصیلات

*7833: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کو ضلع بنے ایک سال ہو گیا ہے، لیکن ابھی تک اسسٹنٹ انجینئر (زرعی انجینئرنگ) محکمہ زراعت کا دفتر قائم نہ ہو سکا جس کی وجہ سے بلڈوزر، لیولنگ اور دیگر زرعی آلات کی سہولیات دستیاب نہ ہیں؟

(ب) حکومت کسانوں کو مذکورہ سہولیات کی فراہمی کے لئے کب تک اس ضلع میں مندرجہ بالا دفتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 28دسمبر 2010 تاریخ ترسیل 30دسمبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں ابھی تک اسسٹنٹ زرعی انجینئر نگ کا دفتر قائم نہیں ہوا ہے لیکن کسانوں کی سہولت کے لئے سابقہ تحصیل کی سطح کے یونٹ سپروائزر زرعی انجینئر نگ کے دفتر کو بہتر (Upgrade) کر دیا گیا ہے اور اب دو بلڈوزر سمیت دیگر زرعی آلات کسانوں کے لئے دستیاب ہیں۔

(ب) نائب زرعی انجینئر کی پوسٹ کے لئے SNE گورنمنٹ کو بذریعہ چٹھی نمبری Accounts/SNE/280-63/2288 مورخہ 2010-03-01 بھیجی جا چکی ہے اور ضلع میں نائب زرعی انجینئر نگ کے دفتر کو قائم کرنے کے لئے کام جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2011)

لاہور　　　　　　　　　　　　　　　　مقصود احمد ملک

29 مارچ 2011　　　　　　　　　　　　　　　　سیکرٹری

بروز جمعرات 31 مارچ 2011 محکمہ زراعت کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	سید حسن مرتضیٰ	7833،134
2	محترمہ محمودہ چیمہ	945
3	محترمہ نگہت ناصر شیخ	4729،3472
4	چودھری محمد اسد اللہ	3725،3658
5	رانا بابر حسین	4396
6	انجینئر قمر الاسلام راجہ	5234،5005
7	محترمہ زوبیہ رباب ملک	7470،5153
8	رانا محمد افضل خاں	5925
9	محترمہ سیمل کامران	6391،6002
10	محترمہ نسیم لودھی	7067،6078
11	محترمہ شگفتہ شیخ	6135
12	جناب طاہر اقبال چودھری	6249
13	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	6351،6335
14	خواجہ محمد اسلام	6501،6500
15	محترمہ مائزہ حمید	6824
16	محترمہ انیلہ اختر چودھری	7094،7093
17	رانا آصف محمود	7225،7224
18	محترمہ خدیجہ عمر	7335،7268
19	چودھری ظہیر الدین خاں	7345